بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
روزنامہ
الفضل
ربوہ
قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق
فون ۴۴۹
جلد ۳۶/۷۱ | منگل ۲۰ شوال ۱۴۰۲ھ ، ۱۰ ظہور ۱۳۶۱ ہش ، ۱۰ اگست ۱۹۸۲ء | نمبر ۱۷۹

اخبارِ احمدیہ

ربوہ :- ۹ ظہور / اگست۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع ہے کہ متلی کی کیفیت میں کمی ہے۔ تاہم غنودگی اور کمزوری بدستور جاری ہے۔

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم نازل کرے اور حضرت سیدہ موصوفہ کے بابرکت وجود کو صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور لمبی عمر عطا کرے۔ آمین ؂

حضور ایدہ اللہ ناروے کا دورہ مکمل کر کے سویڈن پہنچ گئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اوسلو میں پریس کانفرنس سے خطاب اور جماعتِ ناروے کے استقبالیہ میں شرکت

امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی خدمت میں بذریعہ ٹیلی فون آمدہ رپورٹ

ربوہ: ۹ ظہور / اگست۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ناروے کا سات روزہ دورہ مکمل کرنے کے بعد سویڈن روانہ ہو گئے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ یکم اگست کو ناروے پہنچے تھے۔

حضور کی مصروفیات کے بارے میں جو اطلاع رات ۸ / اگست ۱۹۸۲ء کو بذریعہ ٹیلی فون جناب امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کو موصول ہوئی ہے اس کے مطابق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضور کی مصروفیات کے بارے میں جو مزید تفاصیل ملی ہیں ان کے مطابق حضور نے ۵ / اگست بروز جمعرات سوا گیارہ بجے دن ایک پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا اور دین اسلام کے بارے میں پریس کے نمائندگان کے سوالوں کے جوابات دیئے۔ یہ کامیاب پریس کانفرنس ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہی۔

حضور ایدہ اللہ کی مصروفیات میں دوسری اہم چیز اسی روز شام ساڑھے تین بجے احمدیہ مسلم مشن ناروے کی طرف سے دیا جانے والا استقبالیہ تھا۔ اس استقبالیے میں اوسلو شہر کے میئر کے علاوہ شہر کی بعض دیگر نمایاں شخصیات بھی شامل تھیں۔

حضور ایدہ اللہ نے اس استقبالیے کے دوران احباب جماعت سے گفتگو فرمائی۔ اس استقبالیے کے بعد حضور نے بعض ناروجین احباب کو علیحدہ وقت دیا اور ان سے مذہبی و علمی گفتگو فرمائی۔

اگلے روز ۶ / اگست کو نمازِ جمعہ حضور ایدہ اللہ نے مسجد نور میں پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا۔

جمعہ کے بعد حضور نے مجلس شوریٰ ناروے کے اجلاس کی صدارت فرمائی جس میں اہم دینی اور تربیتی امور پر غور کیا گیا۔ مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس ۳ گھنٹے تک جاری رہا۔

ہفتہ ۷ / اگست کو حضور دفتر میں تشریف فرما رہے اور ضروری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور بیعت سے معاملات کے بارے میں مشنری انچارج مکرم سید کمال یوسف صاحب کو اور دیگر عہدیداران جماعت کو ہدایات جاری فرمائیں۔ اسی روز شام کو بعد از نماز عصر حضور ایدہ اللہ اپنے خدام کے درمیان تشریف فرما ہوئے۔ حضور ایدہ اللہ نے اس مجلس ارشاد میں بعض سوالات کے جوابات بھی عطا فرمائے۔

اتوار ۸ / اگست ۱۹۸۲ء کی صبح کو حضور ایدہ اللہ ناروے سے سویڈن کے لیے روانہ ہو گئے اس طرح سے ناروے میں حضور کا یہ سات روزہ دورہ اختتام پذیر ہوا۔ احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحت و تندرستی سے رکھے۔ آپ کے جملہ مقاصد دینیہ میں اپنی تائید و نصرت سے کامیابی و کامرانی سے نوازے اور ہر گام پر اپنے فرشتوں کے لشکروں کی حفاظت میں رکھے۔ آمین ؂

مانچسٹر میں عید الفطر کی تقریب

○ ہڈرز فیلڈ میں مشن ہاؤس کی تکمیل ○ قرآن مجید کی اشاعت

مانچسٹر (انگلستان) سے ہمارے مبلغ مرزا محمود احمد صاحب لکھتے ہیں کہ عید کے دن قریباً سارے ہی احباب و مستورات و بچے عید کی نماز کے لئے اس سارے علاقے سے آئے حاضری ۲۰۰ مجموعی طور پر تھی (دار الامان مشن مانچسٹر میں) ایک لوکل اخبار کی ایک انگریز رپورٹر بھی آئی اس کے علاوہ تین انگریز عورتیں اور ایک مرد بھی آئے اور انہوں نے عید ہمارے ساتھ پڑھی۔ آنحضرتؐ کی سیرت اور اسلامی اصول کی فلاسفی تحفۃً دی گئیں جنہیں اس نے بے حد خوشی سے قبول کیا۔ عید کے موقعہ پر خاکسار نے پہلے انگریزی میں اور پھر اردو میں خطبہ دیا۔ بعد میں چائے اور مٹھائی سے سب مہمانوں کی تواضع کی گئی۔

ہڈرز فیلڈ اور بلیک برن میں عید کے اجتماعات ہوئے۔ ہڈرز فیلڈ میں حاضری ۲۵۰ تھی اور مشن ہاؤس کا نیچے والا ہال جو مرمت کیا جا رہا تھا خدا کے فضل سے مکمل ہو گیا۔ اور بہت شاندار بن گیا۔ اب محراب بن جانے سے حقیقت میں مسجد ہی معلوم ہوتی ہے۔

چند ماہ قبل ایک پرائمری اسکول کے ہیڈ ماسٹر کو جمعہ میں شمولیت کے لئے بلایا تھا۔ اس کے آنے پر اسے قرآن کریم، اسلامی اصول کی فلاسفی اور آنحضرتؐ کی سیرت کا تحفہ دیا تھا۔ اب اس نے قرآن کریم کی ۱۲ کاپیاں لینے کو کہا چنانچہ اسے بتایا گیا کہ مل سکتی ہیں۔ ہیڈ ماسٹر نے ۱۲ قرآن کریم

(باقی صفحہ پر)

• مکرم و محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب عرصہ سے صاحب فراش ہیں اور ان دنوں انگلستان میں زیر علاج ہیں۔ پچھلے ہفتے آنمکرم کے جملہ ٹیسٹ لندن کے سینٹ تھامس ہاسپٹل میں ہوئے ان کے نتائج تا حال موصول نہیں ہوئے احباب محترم صاحبزادہ صاحب کی مکمل شفایابی اور درازیٔ عمر کیلئے دعا فرمائیں۔

(ڈاکٹر لطیف احمد قریشی ربوہ)

• جیسے احباب جماعت کو علم ہے کہ محترم حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کو شنگلز کا شدید حملہ ہوا تھا اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کا زور تو ختم ہو چکا ہے لیکن اس کے کچھ اثرات باقی ہیں اور کمزوری کافی ہے۔ احباب جماعت خاص طور پر حضرت چوہدری صاحب موصوف کو اپنی دعاؤں میں ہمیشہ یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کو صحت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی زندگی عطا فرمائے آمین

(عبد الحق زعیم انصار اللہ دار الیمن۔ ربوہ)

• مکرم مولانا محمد منور صاحب مبلغ انچارج تنزانیہ اطلاع دیتے ہیں کہ ہمارے افریقن مبلغ مکرم شیخ عیسیٰ صاحب کینیا دو ماہ سے بعارضہ ملیریا بیمار ہیں اور علاج سے خاطر خواہ فائدہ نہیں ہو رہا۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ (وکیل التبشیر)

ولادت باسعادت

محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب رقم فرماتے ہیں

"برادرم مرزا مظفر احمد صاحب ابن محترم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ اور صاحبزادی امۃ الواسع نذیر صاحبہ کو خدا تعالیٰ نے مورخہ ۶ / اگست ۱۹۸۲ء کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ بچی حضرت مصلح موعود کی پڑپوتی اور اور میر سید داؤد احمد صاحب مرحوم اور محترمہ صاحبزادی امۃ الباسط کی نواسی ہے۔ احباب کرام سے نومولودہ کو صحت و تندرستی والی عمر دراز عطا ہونے اور والدین کے لئے قرۃ العین بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔"

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴ ، پبلشر: مسعود احمد ، پرنٹر: سید عبد الحی ، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دار الرحمت غربی ربوہ ۔ قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۰ شوال ۱۴۰۲ھ

۱۰ ظہور ۱۳۶۱ ہش

سادگی و بے تکلفی

دینِ فطرت ہونے کی وجہ سے اسلام سادگی اور بے تکلفی کا مذہب ہے۔ اس میں تصنع اور بناوٹ نہیں اور نہ ہی مصنوعی آداب و لحاظ کو اتنی حیثیت دی جاتی ہے کہ انسان کی سادہ اور معصومانہ فطرت مسخ ہو جائے۔ اپنے مولا سے دعا کرنی ہے تو اسلام اجازت دیتا ہے کہ بے تکلفی سے اپنی زبان میں اور اپنے لہجے میں اپنے رب کو پکارو۔ جس وقت چاہو، جہاں چاہو اپنے رب سے مانگو۔ نماز کا وقت ہو مسجد نظر نہ آئے تو زمین پر ہی ماتھا ٹیک دو۔ سفر میں ہو اور کعبہ کی سمت معین کرنے میں دشواری پیش آئے تو کعبہ کی سمت معین کرنے کی ضرورت نہیں۔ پانی میسر نہ ہو تو تیمم کرنے کی اجازت ہے۔ کوئی خاص مجبوری ہے تو نماز جمع کرنے کی بھی اجازت ہے۔

دینِ اسلام کے ان اصولوں پر ہمارے محبوب آقا سید ولد آدم صلے اللہ علیہ وسلم نے عمل کر کے دکھایا اور دینی ضروریات کے علاوہ عام زندگی میں بھی سادگی اور بے تکلفی کو رواج دیا۔ حضرت اقدس کی تحریرات آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کا نہایت جامع اور اعلیٰ نقشہ کھینچتی ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ساری باتوں کے کامل نمونہ ہیں ..... آپ ایسے خلیق تھے باوجودیکہ آپ بڑے بارعب تھے لیکن اگر کوئی ضعیفہ عورت بھی آپ کو کھڑا کرے تو آپ اس وقت تک کھڑے رہتے جب تک کہ وہ اجازت نہ دے۔ اپنے سودے خود خرید کر لایا کرتے تھے ..... غرض ان واقعات سے یہ ہے کہ آپ کی سادگی اور اعلیٰ درجہ کی بے تکلفی کا پتہ لگتا ہے۔ آپ پاپیادہ بھی چلا کرتے تھے۔ اس وقت یہ کوئی تمیز نہ ہوتی تھی کہ کوئی آگے ہے یا پیچھے جیسا کہ آج کل وضعدار لوگوں میں پایا جاتا ہے کہ کوئی آگے نہ ہونے پائے۔ یہاں تک سادگی تھی کہ بعض اوقات لوگ تمیز نہیں کر سکتے تھے کہ ان میں پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کون ہیں ..... بعض اوقات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی کے ساتھ دوڑے بھی ہیں ..... اسی طرح پر یہ بھی ثابت ہے کہ ایک بار کچھ حبشی آئے جو تماشہ کرتے تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ان کا تماشہ دکھایا۔"

(الحکم ۱۰ اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ ۲)

ہمارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی طبیعت میں بھی سادگی اور بے تکلفی کوٹ کوٹ کر بھری ہے۔ آپ سے ملنے والوں کے دلوں پر جن باتوں کا گہرا اثر ہوتا ہے۔ ان میں آپ کی سادگی اور بے تکلفی ہے۔ آپ کا لباس سادہ طرزِ گفتگو سادہ اور بے ساختہ اور اندازِ نشست و برخاست بے تکلفانہ ہے۔

دینِ فطرت اسی طریق کو چاہتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کو اسی سادگی سے اس کی رضا کے حصول کی راہوں میں سرگرداں دیکھنا چاہتا ہے۔ ہم احمدیوں کو بھی اسی سادگی کے طریق کو جاری رکھنا چاہیئے۔ اور جہاں بھی مصنوعی تکلفات اور بے جا پابندیوں کی صورت نظر آئے اس کی اصلاح کی کوشش کرتے رہنا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اپنی محبت عطا کرے اور ہم ہر لحظہ اپنے رب کے پیار کے حصول میں آگے سے آگے بڑھتے چلے جائیں۔ آمین ثم آمین

ایمان میں نئی زندگی پیدا کرنے والے واقعات

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرۃ کی جھلکیاں

ازواجِ مطہرات کی تربیت کا باکمال انداز

فرمایا، اگر تم مال چاہتی ہو تو طلاق لے لو

نبیوں کے سردار، پاکوں کے سرتاج، انسانیت کا فخر حضرت خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا لمحہ لمحہ اس قابل ہے کہ اس کو انسانیت کے ماتھے کا جھومر بنایا جائے۔

آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کی کس کس طرح سے تربیت کی تاکہ وہ سارے عالم نسواں کے لئے نمونہ بن سکیں۔ اس کے کئی واقعات تاریخ اسلام کا ایک انمول خزانہ ہیں۔ آنحضور نے اپنی ازواج مطہرات سے جو پاکیزہ سلوک فرمایا وہ جاہل مغربی مستشرقین کے اس پروپیگنڈے کا بھی پول کھول دیتا ہے کہ آنحضرت نعوذ باللہ ان شادیوں سے کوئی نفسانی اغراض پوری کرنا چاہتے تھے۔

تاریخ میں آتا ہے کہ جب خیبر کا علاقہ فتح ہوا تو وہاں کے ٹیکس سے ایک معقول رقم اسلامی حکومت کو ملنے لگی۔ یہ دولت صحابہ کو تقسیم کی جانے لگی اور یوں مسلمانوں کے گھروں میں آسودگی اور خوشحالی کا دور دورہ شروع ہوا۔ سب صحابہ رضی کو اموال ملنے لگے تو آپ کی بیویوں نے بھی، جن میں سے اکثر آسودہ حال گھرانوں کی خواتین تھیں اس خواہش کا اظہار کی کہ ان کو بھی اس مال سے کچھ حصہ دیا جائے کیونکہ سبھی ازواج مطہرات بہت تنگی سے گزارہ کیا کرتی تھیں۔ ازواج مطہرات کا کہنا تھا کہ پہلے تو چونکہ اسلامی حکومت کے پاس روپیہ تھا ہی نہیں اس لئے انہوں نے بھی کوئی تمنا نہ کی۔ اب چونکہ خوشحالی کا دور ہے۔ اس لئے انہوں نے بھی اس میں سے کچھ حاصل کرنا اپنا حق سمجھا اور اگر دیکھا جائے تو ان کا مطالبہ کچھ ایسا غلط بھی نہ تھا۔

مگر وہ شخص جسے اللہ تعالےٰ نے دنیا بھر کے لئے نمونہ بنا کر بھیجا اس کی دور اندیش اور ذہین نظر فوراً ہر بات کی تہ تک پہنچ جاتی تھی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھانپ لیا کہ حضور کی دینی ذمہ داریاں مالداروں کی سی زندگی برداشت نہیں کر سکتیں اور امت مسلمہ کے لئے بہترین نمونہ قناعت سادگی اور غربت ہے اور اسی ذریعہ سے عورتوں کی بھی تربیت ممکن ہے۔ چنانچہ حضور نے جو جواب اپنی ازواج مطہرات کو دیا اس کو اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں یوں بیان فرمایا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ۝ وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝

(احزاب ۲۹، ۳۰)

ترجمہ:۔ اے نبی! اپنی بیویوں سے کہہ کہ اگر تم دنیا اور اس کی زینت چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ دنیوی سامان دے دیتا ہوں اور تم کو نیک طریق سے رخصت کر دیتا ہوں اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور اخروی زندگی کے گھر کو چاہتی ہو تو اللہ نے تم میں سے پوری طرح اسلام پر قائم رہنے والیوں کے لئے بہت بڑا انعام تجویز کر رکھا ہے۔

اس جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ میری زوجیت یا میری موجودگی میں تم کو مال نہیں مل سکتا۔ اگر میری زندگی میں مال لینا چاہتی ہو تو طلاق لے لو اور الگ ہو جاؤ۔ چنانچہ تاریخ گواہ ہے کہ ایک بھی بیوی نے مال کو آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیوی ہونے پر ترجیح نہیں دی۔ مگر آنحضرت نے اپنی زندگی میں اپنی ازواج مطہرات کو عظیم سبق سکھا کر تاریخ اسلام میں جلی حروف سے لکھوا دیا کہ مال و دولت کوئی معیار نہیں ـــ اور یوں بالواسطہ ان لوگوں کو بھی جواب دے دیا جو آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم پر نفسانیت کا الزام لگاتے تھے کہ آنحضور تو بیویوں کی مال و دولت اور زیب و زینت کی خواہشوں کو ٹھکراتے تھے ـــ کیا کوئی نفس پرست اپنی بیوی سے یہ کہہ سکتا ہے کہ اگر زینت کے سامان چاہئیں تو طلاق ـــ لو۔!!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گذشتہ سے پیوستہ

کیا اسلام تلوار کے زور سے پھیلا؟

مکرم کیپٹن شیخ نثار احمد صاحب ــــ لاہور چھاؤنی

صحابہؓ کرام کی زندگیاں جبر کی تردید کرتی ہیں

اس سلسلہ میں صحابہؓ کی زندگیوں کا مطالعہ نہایت ضروری ہے چونکہ اخبار ست اپدیش کے مطابق جو چیز زبردستی پھیلائی جائے وہ جلد ہی ختم ہو جاتی ہے لیکن صحابہؓ کی زندگیاں اس کے برعکس نظر آتی ہیں۔ ان کو انتہائی دُکھ دیئے گئے۔ آنکھیں پھوڑی گئیں۔ تپتی ہوئی ریت پر ننگے بدن گھسیٹا گیا سینوں پر تپتے ہوئے بھاری پتھر رکھے گئے۔ دہکتے کوئلوں پر لٹایا گیا۔ عورتوں کی شرمگاہوں پر نیزے مارے گئے لیکن کفار ان کے قدموں میں ذرا سی بھی لغزش نہ پیدا کر سکے۔ چونکہ ان فدایانِ اسلام کے دلوں میں ایمان کی محبت تھی اخلاص تھا۔ قربانی کا انتہا کو پہنچا ہوا جذبہ تھا۔ دین کے لیے غیرت تھی اور یہی سچے ایمان کی علامات ہیں۔

زبیرؓ بن عوام

آپ کا تعلق قبیلہ اسد سے تھا ایک جوانمرد تھے۔ آپ کے چچا آپ کو چٹائی میں لپیٹ کر ناک میں دھونی دیتے اور کہتا اسلام سے باز آ جاؤ لیکن اُس عاشقِ خدا کا ایک ہی جواب ہوتا "میں صداقت کو پہچاننے کے بعد اسے نہیں چھوڑ سکتا"۔

عبداللہؓ بن مسعود

قبیلہ ہذیل سے تعلق رکھتے تھے۔ قریش نے انہیں صحن کعبہ میں مار مار کر ہلاک کر دیا مگر اسلام سے منحرف نہ ہوئے۔

حضرت عثمانؓ

بنو اُمیہ سے تھے ان کا چچا حکم بن ابی العاص ان کو رسیوں میں باندھ کر پیٹتا لیکن خدائے واحد کے تصوّر میں اس قدر محو کہ ان کو پیٹے جانے کا احساس تک ہوتا۔ غیر معبودوں کے تصوّر کا تو سوال ہی پیدا نہ ہوتا۔

یہ وہ عاشقِ رسول صلعم تھے جن کا تعلق طاقتور قبیلوں سے تھا۔ اب چند غلاموں کی ایمانی غیرت بھی ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت بلالؓ بن رباح

آپ اُمیہ بن خلف کے غلام تھے۔ وہ نابکار آپ کو دوپہر کے وقت عرب کی جھلستی ریتلی زمین پر لٹاتا اور سینے پر گرم پتھر رکھ کر کہتا کہ لات و عزیٰ کی پرستش کرو۔ لیکن اس ناقابلِ برداشت تکلیف میں اُن کا ایک ہی جواب ہوتا۔ احد۔ احد

زیدؓ بن دثنہ

ان صحابہؓ میں سے تھے جن کو کفار دھوکے سے تبلیغ کے بہانے سے لے گئے جب ان کو قتل کرنے لگے ابوسفیان نے آگے بڑھ کر کہا

"سچ کہو تمہارا دل نہیں چاہتا کہ اس وقت تمہاری جگہ ہمارے ہاتھوں میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوتے جسے ہم قتل کرتے اور تم بچ جاتے اور اپنے اہل و عیال میں خوشی کے دن گزارتے"

یہ سُن کر حضرت زیدؓ کی آنکھوں میں خون اتر آیا اور غصّے سے بولے۔

"ابوسفیان تم یہ کیا کہتے ہو خدا کی قسم میں تو یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ میرے بچنے کے عوض میں رسول اللہؐ کے پاؤں میں ایک کانٹا تک چبھے"

حضرت خبابؓ بن الارت

آپ لوہار کا کام کرتے تھے قریش نے ایک دفعہ انہیں دہکتی ہوئی بھٹی کے کوئلوں پر لٹا دیا۔ آپ کے صبر اور قربانی کے نتیجہ میں کفار نے ایک عجیب نظارہ کیا کہ جس طرح حضرت ابراہیمؑ کے لیے آگ ٹھنڈی ہو گئی تھی۔ اسی طرح حضرت خباب کے لیے بھی کوئلے آہستہ آہستہ ٹھنڈے ہو گئے۔ پھر وہی خبّاب تھے اور اُن کے خدائے واحد کے حضور عاجزانہ سجدے۔

جہاں مردوں نے باغِ اسلام کی اپنے خون سے آبیاری کی وہاں عورتوں نے بھی اپنے خون سے اس کی آبیاری میں حصّہ لیا۔

حضرت سمیہؓ ایک بوڑھی عورت تھیں کفار جب اُن کے خاوند یاسرؓ کو شہید کر چکے اور اب آپ کو اپنی موت نظر آ رہی تھی لیکن آپ کا ایمان متزلزل نہ ہوا اس ابوجہل نے آپ کو اس بے دردی سے نیزہ مارا کہ آپ کا جسم کاٹتا ہوا آپ کی شرمگاہ تک جا پہنچا۔ اور حضرت سمیہؓ اس فانی دنیا سے بے نیاز ہو گئیں۔ ؎

پامالیٔ گُل سے کہیں دب سکتی ہے خوشبو
روندے ہوئے پھولوں سے مہک اور بڑھیگی۔

صحابہؓ نے یہ سب کچھ کس لیے برداشت کیا۔ اُن کو ان کانٹوں میں کیوں الجھنا پڑا۔ اس لیے کہ ان کانٹوں میں گھرا ہوا ایک صدا بہار پھول تھا۔ جس کی مہک کے مقابلہ میں دنیا کی سب خوشبوئیں ہیچ تھیں۔

اس کے حُسن کو کوئی پھول نہیں پا سکتا تھا۔ ایک ایسا پھول جس پر خزاں اثر کر سکتی تھی نہ گرمی اسے جھلسا سکتی تھی اور نہ تیز ہوائیں اس پر اثر انداز ہو سکتی تھیں۔ یہ سب چیزیں تو اس کے حُسن کو اور بھی دوبالا کرنے والی تھیں۔

اسلام کی پیش کردہ تعلیم اور واقعات ببانگ دہل پکار رہے ہیں کہ اسلام اس لیے پھیلا کہ رحمت للعالمین نے۔

اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ کہہ کر انسان انسان کے درمیان فرق کو مٹا دیا۔ نہ امیر و غریب میں کوئی فرق رہا۔ نہ حاکم اور رعایا میں کوئی امتیاز نہ آقا و غلام میں کوئی فاصلہ رہا آپؐ نے مکارمِ اخلاق سے اُن کے دلوں پر قبضہ کر لیا۔ وہ لوہے کی تلوار نہیں تھی بلکہ براہین و آیات کی تلواریں تھیں۔ جنکی کاٹ لوہے کی تلواروں کی کاٹ سے کہیں زیادہ اور دیرپا تھی غیروں نے بھی جب غیر جانبداری سے اسلام کا مطالعہ کیا تو یہ کہنے پر مجبور ہو گئے "نبی کے خلوص، سادگی۔ انکساری، فرض شناسی نے ہر ایک کو اپنا گرویدہ بنا لیا۔ خدا پر مکمل بھروسے ہی نے تلوار کے زور کے بغیر آپ کو اسلام کی اشاعت میں کامیاب بنایا اور یہی وہ اوصاف ہیں جن کی مدد سے مسلمان تمام پابندیوں اور روکاوٹوں کے باوجود پیش قدمی کرتے چلے گئے"

(مہاتما گاندھی)

"حضرت کی تعلیم و تبلیغ اور ہدایت، خالص سچائی اور خیر خواہی پر مبنی تھی"

(مسٹر ایڈورڈ گبن)

پھر موسیو اوجین کلوول لکھتا ہے کہ:۔

"محمد (صلی اللہ علیہ وسلم۔ ناقل) نے اسلام کا بول بالا کیا مگر غیر مذاہب والوں پر کسی قسم کا جبر و ستم کر کے نہیں بلکہ انہیں مذہب اور رائے کی آزادی دے کر اور تمام حقوق قائم کر کے"

ایک اور ہندو عالم لکھتے ہیں۔

"محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تلوار رحم و مروّت تھی دوستی و درگزر تھی جو مخالفین پر پورے طور پر کارگر ہوئی اور قلوب کو پاک و صاف آئینہ کی طرح بنا دیا"۔ (پنڈت دیانند دیو شاستری)

مسٹر ٹامس کارلائل نے لکھا:۔

"آپ کی ذات خلوص و صداقت اور سچے اعتقادات کا خزانہ تھی۔ آپ کا ہر فعل تصنع اور تکلف سے مبرّا اور حقیقت پر مبنی تھا۔ آپ اپنے آپ کو عامۃ النّاس کی طرح سمجھتے تھے

یہ حقیقت ہے کہ آپ کی صفات، خلوص، صداقت اور سچے اعتقادات کا خزانہ سادگی، انکساری، تعلیم، تبلیغ، خالص سچائی اور خیر خواہی اور غیر مذاہب والوں کو مذہب کی آزادی کے نتیجہ میں اسلام آپؐ کی زندگی میں ہی دُور دُور تک پھیل چکا تھا لیکن اس کے علاوہ ایک اور ہتھیار بھی تھا۔ جو ان سب صفات پر حاوی تھا جس کی ضرب کبھی ناکام نہیں ہوتی۔ جو غیر ممکن کو ممکن سے بدل دیتا ہے۔ جس کے مقابل مہلک سے مہلک ہتھیار بھی تریاق بن جاتے ہیں۔ شیر کی طرح دھاڑنے والے گیدڑ کا لباس پہن لیتے ہیں۔ جس کے اثر سے سنگینیں بھی اپنا کام چھوڑ دیتی ہیں۔ اور وہ ہتھیار دعا ہے، خدا تعالیٰ کے حضور گریہ زاری ہے اور نیم شبی دعاؤں کا ہی اثر تھا جس نے زنگ آلود سینے شفاف آئینے بنا دیئے۔ نفرتیں محبتوں میں بدل گئیں۔ زبانوں نے چاشنی پائی۔ حضرت اقدس فرماتے ہیں

"وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے۔ اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے۔ اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دُنیا میں یکدفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اُس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سُنا کچھ جانتے ہو وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں یکدفعہ ایک شور مچا دیا۔ اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اُس اُمّی بے کس سے عالات کیطرح نظر آتی تھیں"۔

(برکات الدعا)

کہتے ہیں "ہاتھ کنگن کو آرسی کیا" اسلام کی نشاۃ ثانیہ دُنیا کے سامنے ہے۔ جس میں اسلام جماعت احمدیہ کے ذریعے ترقی کی منازل طے کر رہا ہے جماعت احمدیہ جس کے پاس نہ دولت ہے نہ حکومت، نہ فوج ہے نہ سامانِ حرب، نہ اس کے پاس میزائل ہیں نہ ایٹم بم۔ دنیا کی دھتکاری ہوئی غریب مگر دل کی غنی جماعت جو خدائے واحد کی سچی پرستار، خاتم النبیین کی حقیر غلاموں کی ایک جماعت ایک سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک کروڑ ہو چکی ہے جس کی کوششوں اور خدا تعالیٰ کے فضلوں سے اُسی کی حمد میں مصروف رہتی ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے جا رہے ہیں۔ تثلیث کے پجاری جوق در جوق خدائے واحد کے آستانہ پر جھک رہے ہیں۔ بتوں کی پوجا کرنے والے ایک خدا کے سامنے سربسجود ہو رہے ہیں۔ وہ جو کل اسلام کو ظلم سے تشبیہ دیتے تھے آج کہنے پر مجبور ہیں " جہاں عالمی امن کیلئے بہت سے نسخے آزمائے گئے وہاں مذہب کا یہ نسخہ بھی آزما کر دیکھ لینا چاہیئے اور اگر اس کیلئے تیار ہو تو میں مشورہ دوں گا کہ وہ اس سلسلہ میں قرآن کو ہرگز نظر انداز نہ کرے کیونکہ اس کی راہنمائی اس سے بہتر اور کوئی کتاب انجام نہیں دے سکتی " (v. Golden childe)

جو قرآن کو ایک انسانی تخلیق کہتے تھے وہ اب برملا کہہ رہے ہیں " وہ ایک تاریخ بھی ہے اور ایک زبردست تحریک بھی، سیاست بھی ہے اور اجتماعیت بھی، وہ نفسیات کی پہلی کتاب بھی ہے اور روحانیت کی آخری کتاب بھی، وہ دین و دنیا کا ایسا مرکب بھی جو درحقیقت دنیا کے سب مذاہب سے بے نیاز کر دیتا ہے "

؎ یا الٰہی ترا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اسمیں مہیا نکلا

وہ جو کل محبوب خدا کو گالیاں دیتے تھے اب چین نہیں پاتے جب تک آپ پر درود نہ بھیج لیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ

آخر کیوں؟ اس قدر بڑی تبدیلی کیسے اور کس طرح پیدا ہوئی۔ اسلئے کہ جماعت احمدیہ نے حسین اسلامی تعلیم یا خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق پیاری تبلیغ کو ذریعہ ہدایت بنایا۔ اپنے پیارے آقا (فِدَاہُ نَفْسِیْ) کے نقش قدم پر چلتے ہوئے انسان اور انسان میں کوئی فرق نہیں کا عملی نمونہ پیش کیا۔ اپنے پیارے محبوب حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے عطا کردہ موٹو "محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں" پر سختی سے عمل کیا۔ خدا تعالیٰ کا حکم اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ وَجَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ

(نحل آیت ۱۲۶)

یعنی اپنے رب کے راستہ کیطرف حکمت اور عمدہ طریق نصیحت کے رنگ میں لوگوں کو دعوت دو اور کبھی بحث و مجادلہ کی صورت پیدا ہو جائے تو بحث بھی دلکش اور بہترین انداز میں کرو۔ پر عمل کرتے ہوئے دلوں کو فتح کیا۔ ہزاروں میل دور سفر کر کے ہم دکھی انسانیت کے گھروں تک پہنچے۔ اُن کے دُکھ درد میں شریک ہوئے۔ اُن کی روحانی بیماریوں کے ساتھ جسمانی بیماریوں کا بھی علاج کیا۔ اور جماعت احمدیہ میں داخل ہونے والا حضرت اقدس کے دامن سے وابستہ ہونے والا اسی میں ہی خوش نہیں ہوتا بلکہ وہ تمام بنی نوع انسانی کیلئے دعائیں کرتا ہے کہ

" اے خدا ہم کمزور انسان ہیں تو ہی ہماری کوششوں کو بار آور فرما۔ اپنے بندوں کے زنگ آلود سینوں کو مصفا کر دے۔ اُن کے ذہنوں کو جلا بخش۔ اُن کے دلوں کی کدورتیں دُور فرما۔ جس طرح تو نے ہمیں ہدایت کی راہ دکھائی ہمارے دوسرے بھائیوں کو بھی اس راہ پر چلا۔" سمیع و علیم خدا ہماری اس پکار کو سنتا آیا ہے اور قبولیت بخشتا آیا ہے اور بخش رہا ہے اور بخشتا رہے گا (انشاء اللہ تعالیٰ)

یہ حقیقت ہے اگر کوئی تعصب کی نگاہ سے نہ دیکھے۔ یہ سچائی ہے اگر صاف ذہن سے سمجھنے کی کوشش کرے کہ اسلام کے پھیلنے میں لوہے کی تلوار کا ہاتھ نہیں تھا۔ وہ تلوار براہین و آیات کی تلوار تھی۔ وہ پیار و محبت کی تلوار تھی۔ وہ دعا ہی کی تلوار تھی جس نے مختلف اقوام، مختلف نسلوں اور مختلف دلوں کو باندھ کر رسول اکرم صلعم کے قدموں میں ڈال دیا اور خدائے واحد کے حضور جھکا دیا۔

اے بندگان خدا، آج بھی وہی براہین و آیات کی تلوار چل رہی ہے آج بھی محبت کی تلوار کام کر رہی ہے آج بھی اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ کی تلوار چمکار دکھا رہی ہے آج بھی "دعا" کا ہتھیار استعمال ہو رہا ہے جس نے چودہ سو سال بعد پھر مختلف اقوام مختلف رنگ رکھنے والے، مختلف سوچ کے مالک اور مختلف دل رکھنے والوں کو ایک ساتھ باندھ دیا ہے ایک کی تکلیف سب کی تکلیف ایک کی خوشی سب کی خوشی ہوتی ہے جو ایک ہی امام کے حکم پر اپنی جان و مال قربان کرنے کیلئے تیار ہیں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ

حضرت اقدس کے صحبت یافتہ بزرگوں کی پیاری باتیں

ایک انگریز نے ولی اللہ ولی اللہ کہتے ہوئے راستے میں روک لیا

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کی زندگی کا ایک ایمان افروز واقعہ

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب (اللہ آپ سے راضی ہو) جو سیدنا حضرت اقدس کی زندہ رہنے والی اولاد میں سب سے چھوٹے بیٹے تھے۔ ایک ولی اور خدا رسیدہ بزرگ تھے۔ آپ کے مقام توکل اور قبولیت دعا کا ایک واقعہ ربوہ میں اللہ تعالیٰ کی محبت کی گرمی پیدا کر دیتا ہے۔

ایک دفعہ آپ انگلستان تشریف لے گئے۔ طبعاً بہت شاہ خرچ اور فیاض تھے اس وجہ سے بعض اوقات تنگی کا بھی سامنا کرنا پڑتا تھا۔ ایک روز آپ کے انگریز سیکرٹری نے بتایا کہ سفر خرچ کا فنڈ ہو رہا ہے اور اب تو مزید سفر جاری رکھنا مشکل ہے اب کیا کیا جائے حضرت صاحبزادہ صاحب متوکل علی اللہ اور درویش صفت وجود تھے یہ بات سن کر ذرا بھی پریشان نہ ہوئے اور کمال بے نیازی سے فرمایا۔

فکر نہ کرو انشاء اللہ انتظام ہو جائے گا۔

انگریز سیکرٹری یہ بات سن کر حیران ہوا کہ آپ اس ملک میں اجنبی ہیں کوئی خاص واقفیت اور شناسائی نہیں رقم کا انتظام کیسے ہوگا؟ حضرت میاں صاحب بیان فرماتے ہیں کہ میں نے خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ اے مولا! تو ہی اس پردیس میں ہماری مدد فرما کہ کسی کے آگے دست سوال نہ دراز کرنا پڑے۔ حضرت میاں صاحب فرماتے ہیں کہ اگلے ہی روز ہم بازار میں جا رہے تھے۔ کہ ایک شخص نے سینٹ سینٹ (SAINT) یعنی ولی اللہ، خدا رسیدہ پکارتے ہوئے آپ کو روک لیا۔ اس نے ایک بڑی رقم کا چیک آپ کی خدمت میں پیش کیا اور بڑی عاجزی کے ساتھ آپ سے دعا کی درخواست کی۔ اور رخصت ہو گیا انگریز سیکرٹری بڑی حیرانی سے یہ ماجرا دیکھ رہا تھا۔ وہ حیران ہو کر بولا واقعی آپ لوگوں کا خدا نرالا ہے۔

یہ واقعہ حضرت میاں صاحب کے بلند مقام روحانی اور توکل کا آئینہ دار ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارک ہے کہ۔

اگر تم اللہ تعالیٰ پر توکل کرو تو وہ تم کو پرندوں کی طرح رزق دے گا کہ تم صبح خالی ہاتھ نکلو گے اور شام کو سیر ہو کر آؤ گے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی عملی تفسیر تھے اس لئے آپ نے کبھی فیاضی اور شاہ خرچی سے ہاتھ نہ کھینچا ایسا بھی ہوا کہ راہ چلتے کسی نے اپنی ضرورت بتائی تو بلا توقف جیب میں ہاتھ ڈال کر سو روپیہ کا نوٹ اسے تھما دیا۔ یاد رہے کہ یہ آج سے لگ بھگ تیس سال پہلے کا ذکر ہے جبکہ سو روپیہ آج کے کئی سو روپیہ کے برابر ہوتا تھا۔ مخاطب حیران و پریشان آپ کو دیکھتا رہ جاتا اور آپ کمال شان استغنا کے ساتھ آگے نکل جاتے یوں جیسے کوئی بات ہی نہ ہوئی ہو۔

"یوم حضرت اقدس"

(رپورٹ۔ مکرم عبدالمالک صاحب مبلغ انڈونیشیا)

مورخہ ۲۸ مارچ ۱۹۸۲ء بروز اتوار جماعت احمدیہ باندونگ (انڈونیشیا) نے شایان شان طور پر یوم حضرت اقدس۔ کا انعقاد کیا۔ چنانچہ سب سے پہلے خدام اور مبلغین کلاس کے طلباء کے مابین والی بال کا میچ کھیلا گیا، پھر نماز ظہر و عصر ادا کی گئی اور اس کے بعد جلسہ یوم حضرت اقدس منعقد ہوا جلسہ کی کارروائی خاکسار کی صدارت میں شروع ہوئی۔ سب سے پہلے عزیزم مکرم فوزی یامین صاحب نے قرآن کریم کی تلاوت کی۔ ان کے بعد مکرم شمس الدین صاحب نے سیدنا حضرت اقدس کا منظوم کلام ؎

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا

خوش الحانی سے پڑھا۔ ان کے بعد مکرم عبدالرحمٰن صاحب نانگ معلم جماعت احمدیہ نے تقریر کی۔ مکرم عبدالرحمٰن صاحب نے بتایا خدا تعالیٰ نے مومنوں سے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ ہر صدی میں ان کی اصلاح کے لئے مجددین بھیجتا رہے گا۔ اس صدی میں اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت اقدس کو حکم عدل بنا کر بھیجا ہے۔ پھر انہوں نے بتایا کہ نوجوانوں کو خاص طور پر سیدنا حضرت اقدس کی کتب کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ آئندہ انہوں نے ہی جماعت کے بوجھ کو اٹھانا ہے

باقی صفحہ پر

مَا هَلَكَ امْرُؤٌ عَرَفَ قَدْرَهٗ

نہیں ہلاک ہوا وہ آدمی جس نے پہچان لی اپنی حقیقت (حدیث نبوی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت اور ہماری ذمہ داریاں

محترم فضل احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ میرا بھڑکا ـــــ آزاد کشمیر

خلافت ایک عظیم آسمانی انعام ہے اور اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے اس نعمت سے جماعت احمدیہ کو سرفراز فرمایا ہے اور اس وقت یہ نعمت چوتھے مظہر کی صورت میں ہمارے درمیان موجود ہے اللہ تعالیٰ کی یہ نعمت ہمارے کندھوں پر بہت سی ذمہ داریاں بھی عائد کرتی ہے آج انہی ذمہ داریوں کی طرف قارئین کی توجہ مبذول کرانا مقصود ہے۔

خلافت کیلئے دعائیں نبی یا خلیفہ کی وفات کے بعد جماعت مومنین کی اولین اور اہم ترین فرض ہے کہ وہ سب اس نعمت کے دوبارہ قیام اور حصول کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور گریہ وزاری کریں اور اپنے رب سے رو رو کر اس نعمت کی حفاظت کے لئے گڑگڑائیں۔ جیسے کہ سیدنا حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو۔ اور چاہیئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں۔ تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھاوے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے"

(الوصیت صـ۶)

حضور اقدس کے اس ارشاد کی تعمیل میں جماعت احمدیہ نے ہر موقعہ پر اس ذمہ داری کو خوب نبھایا ہے الحمد للہ اور جب بھی انتخاب خلافت کا وقت آیا جماعت اپنے رب کے حضور گڑگڑاتی ہوئی گر گئی اور اس وقت تک بزبان حال سربسجود رہی جبتک خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے اسے ایک واجب الاطاعت امام اور خلیفہ عطا نہ فرما دیا۔ اللہ کرے ہم آئندہ بھی اس ذمہ داری کو نبھاتے چلے جانے کی توفیق پائیں۔ آمین۔

۲:۔ دوسری ذمہ داری جو خلافت کے ضمن میں جماعت پر عائد ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ جماعت کا ہر فرد ہونے والے خلیفہ کی بیعت کر کے تجدید عہد وفا کرے اور اس بارہ میں سیدنا حضرت اقدس کے رسالہ الوصیت میں ہونے والے خلفاء کو ارشاد ہے کہ وہ آپ کے نام پر لوگوں سے بیعت لیں۔ پس احباب کو انتخاب خلافت کے بعد لازماً نئے خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کرنی چاہیئے

۳:۔ انتخاب خلافت سے قبل احباب جماعت پر ایک ذمہ داری یہ بھی ہے کہ وہ خلیفہ کے منتخب ہو جانے تک پہلے کی طرح باہم مل جل کر کام کرتے رہیں اور تفرقہ و اختلاف پیدا نہ ہونے دیں۔ اس بارہ میں سیدنا حضرت اقدس نے احباب کو یہ نصیحت فرمائی کہ:۔

"جب تک کوئی خدا سے روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو۔" (الوصیت صـ۷)

۴:۔ سیدنا حضرت اقدس کے ارشادات کی روشنی میں احباب جماعت پر عائد ہونیوالی چوتھی ذمہ داری نرمی، اخلاق اور دعاؤں کے ساتھ اس مقصد کی پیروی ہے جس مقصد کے لئے آپ کو بھیجا گیا ہے تا اس کے نتیجہ میں نوع انسانی دین واحد پر جمع ہو جائے اور توحید کا بول بالا ہو آپ فرماتے ہیں۔

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا ہوں۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے" (الوصیت صـ۶،۷)

۵:۔ ایک ذمہ داری یہ بھی ہے کہ ہم جانے والے امام کی نیک یادوں کو کبھی فراموش نہ کریں اس کے منصوبوں اور پروگراموں کو جاری رکھیں اور نہ صرف اپنی بلکہ اپنی اولادوں کی زندگیوں میں ان یادوں اور نیک باتوں کو قائم و دائم رکھتے رہیں

۶:۔ بعض اوقات نبی یا خلیفہ کی وفات پر مایوسی کی فضا پیدا ہو جاتی ہے اسے دور کرنا اور توحید کے قیام کے لئے چوکس ہو کر آگے بڑھنا یہ ہماری ذمہ داری ہے اس بارہ میں حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"رحمت کے نشان دکھلانا قدیم سے خدا کی عادت ہے مگر تم اس حالت میں اس عادت سے حصہ لے سکتے ہو کہ تم میں اور اس میں کچھ جدائی نہ رہے اور تمہاری مرضی اس کی مرضی اور تمہاری خواہشیں اس کی خواہشیں ہو جائیں اور تمہارا سر ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت مراد یابی اور نامرادی میں اس کے آستانہ پر پڑا رہے تا جو چاہے سو کرے۔ اگر تم ایسا کرو گے تو تم میں وہ خدا ظاہر ہوگا جس نے مدت سے اپنا چہرہ چھپا لیا ہے کیا کوئی تم میں ہے جو اس پر عمل کرے اور اس کی رضا کا طالب ہو جائے اور اس کی قضاء قدر پر ناراض نہ ہو۔ سو تم مصیبت کو دیکھ کر اور بھی قدم آگے رکھو کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے اور اس کی توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو۔

(کشتی نوح صـ۱۷،۱۸)

۷:۔ خلافت سے وابستہ ہم لوگوں پر ایک بہت بڑی ذمہ داری یہ عائد ہوتی ہے کہ ہم خلافت کی ہر ممکن طور پر حفاظت کریں۔ جیسے کہ ہر خادم یہ عہد کرتا ہے۔

"خلافت احمدیہ کو قائم رکھنے کی خاطر ہر قربانی کے لئے تیار رہوں گا اور خلیفہ وقت جو بھی معروف فیصلہ فرمائیں گے اس کی پابندی کرنی ضروری سمجھوں گا۔"

اب قابل غور یہ بات ہے کہ اس حفاظت سے کیا مراد ہے؟ خلافت کی حفاظت کا بنیادی مطلب یہ ہے کہ خلافت سے وابستہ ہر شخص ان تمام امور پر سختی سے کاربند رہے اور ان تمام باتوں کی پورے اہتمام کیساتھ پابندی کرے جو خلافت کے قائم رہنے کے لئے ضروری ہیں اگر ہر شخص اپنی زندگی کو اس کے مطابق سنوار لے تو خلافت کبھی ختم نہیں ہوگی اور اس سے بڑھ کر خلافت کی حفاظت کا اور کوئی مفہوم نہیں۔ پس ہمیں چاہیئے کہ اس نکتہ کو اپنے سامنے رکھ کر حضرت مصلح موعود کے اس ارشاد پر عمل پیرا ہو جائیں کہ:۔

"جماعت احمدیہ کو خدا تعالیٰ کی خلافت سے تعلق ہے اور وہ خدا تعالیٰ کی خلافت آگے اور پیچھے لڑے گی اور دنیا میں کسی شریر کو جو خلافت کے خلاف ہے خلافت کے قریب بھی نہیں آنے دے گی۔" (خلافت حقہ اسلامیہ صـ۱۸)

۸:۔ جماعت کے علماء مسئلہ خلافت کی وضاحت پر تقاریر کریں۔ درس دیں۔ مضامین لکھیں حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

"میں سمجھتا ہوں کہ اس کی بہت بڑی ذمہ داری جماعت کے علماء پر ہے وہ خلافت اور اس کی اہمیت پر تقریریں کرنے سے ساکت رہتے ہیں۔ اور ان کے لیکچر ہمیشہ اور مضامین پر ہوتے ہیں۔ اس امر کے متعلق بہت ہی کم دلائل قرآن مجید یا احادیث یا عقل سے دیئے جاتے ہیں کہ خلافت سے وابستگی کتنی اہم چیز ہے وہ سمجھتے ہیں شاید لوگ ان مسائل کو جانتے ہی ہیں اس لئے ان مسائل پر زور دینے کی کیا ضرورت ہے حالانکہ یہی وہ خیال تھا جس نے پہلے مسلمانوں کو تباہ کر دیا"

(اطاعت اور اسکی اہمیت نظام خلافت کے احترام کے متعلق صـ۱۵)

۹:۔ **مخلصانہ تعلق** حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

"سچے خلفاء سے تعلق رکھنا ملائکہ سے تعلق پیدا کر دیتا اور انسان کو انوار الٰہیہ کا مہبط بنا دیتا ہے۔"

(تفسیر سورۃ البقرہ صـ۵۶۱)

اس تعلق کے بنیادی امور خلیفہ وقت کی بے نظیر اطاعت۔ حضور سے ملاقات کرنا۔ اور آپ کو دعائیہ خطوط لکھنا ہیں۔ اور اسطرف توجہ دینے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔

. . . . . .

۱۰:۔ منافقین سے ہمیشہ خبردار رہیں حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

"پس آپ لوگ ان باتوں کو سمجھ کر ہوشیار ہو جائیں اور تیار رہیں۔ فتنے ہوں گے اور بڑے سخت ہوں گے ان کو دور کرنا تمہارا کام ہے خدا تعالیٰ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے ساتھ ہوگا اور میری بھی مدد کرے اور مجھ سے بعد آنے والے خلیفوں کی بھی کرے اور خاص طور پر کرے کیونکہ ان کی مشکلات مجھ سے بہت بڑھ کر اور بہت زیادہ ہوں گی۔ دوست کم ہوں گے اور دشمن زیادہ"

(تاریخی انتباہ صـ۵۶،۵۷)

۱۱:۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم امام وقت کی صحت اور درازی عمر کے لئے ہر وقت دعائیں کرتے رہیں۔

۱۲:۔ اسی طرح ہمارا یہ بھی فرض ہے کہ ہم یہ دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے امام کے تمام منصوبوں کو بابرکت اور کامیاب کرے نیز غلبۂ اسلام کے لئے مفید بنائے اور آپ کو حیرت انگیز معجزانہ طاقت اور تاثیر عطا کرے اور ہمیں ایسا بنا دے کہ ہمارے دل آپ پر فدا ہوں اور ہم آپ کی محبت میں فنا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان ذمہ داریوں کو سمجھنے اور ان پر پورا اترنے کی توفیق بخشے آمین۔ ثم آمین۔

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ

نیکی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعلیمی و تربیتی پروگرام

امسال ماہِ رمضان کی برکتیں زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے کے لیے جماعت احمدیہ سانگلہ ہل نے خدام اور اطفال کے لیے ایک تعلیمی اور تربیتی پروگرام بنایا اور اس پر عمل کیا۔ نمایاں سرگرمیاں دکھانے والے خدام و اطفال کو پانچ صد روپے کے انعام کتب سلسلہ کی صورت میں دیئے گئے پروگرام حسب ذیل تھا۔

۱۔ پانچوں نمازیں معہ نماز تراویح باجماعت ادا کرنا۔ ۲۔ نماز تہجد۔ ۳۔ تلاوت قرآن کریم (کم از کم ایک دور مکمل کرنا) ۴۔ نماز ظہر کے بعد ایک گھنٹہ تربیتی کلاس کا انعقاد جس میں خدام الاحمدیہ کی طرف سے شائع شدہ کتابچہ عام دینی معلومات، خلافتِ حقہ اسلامیہ۔ تصنیف حضرت مصلح موعود و ہمارے عقائد تقریر فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نور اللہ مرقدہٗ۔

نیز نماز سادہ و ترجمہ۔ دعائے قنوت، دعائے جنازہ، تینوں اختلافی مسائل پر ایک آیت قرآنی و حدیث اور عقلی دلیل یاد کروائی گئی۔ ۵۔ سترہ آیات یاد کروائی گئیں اور صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی دعائیں یاد کروائی گئیں۔

۶۔ تقاریر کا مقابلہ کروایا گیا۔ ۷۔ صداقت حضرت اقدس پر ایک مذاکرہ کروایا گیا۔

۸۔ خدام کے لیے روزہ رکھنا اور رمضان المبارک کا مکمل احترام کرنا اور کروانا۔ ۹۔ چندہ مجلس کی سو فیصد ادائیگی۔ ۱۰۔ خلافت سے مضبوط تعلق قائم کرنے کے لیے تجویز کیا گیا کہ شرکائے مقابلہ میں سے ہر ایک کم از کم دو خطوط حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمتِ اقدس میں لکھے۔ چنانچہ قریباً ۶۰ خطوط لکھے گئے۔ ۱۱۔ آدابِ مساجد و احترام نظام نیز احترام والدین۔

آخر میں باقاعدہ امتحان لیا گیا۔ امتحان میں حاصل کردہ نمبروں اور دیگر پروگراموں میں شمولیت کا نتیجہ تیار کیا گیا۔ نمازِ عید کے بعد اول، دوم، سوئم و چہارم آنے والے خدام و اطفال کے علاوہ دیگر تمام ان اراکین کو بھی انعامات دیئے گئے جنہوں نے نمایاں سرگرمیاں دکھائیں۔ انعام حاصل کرنے والوں کی تعداد ۳۰ تھی۔ نیز نمازِ فجر کے بعد روزانہ درسِ قرآن کریم عاجز دیتا رہا سات پارے تک درس دیا گیا۔

دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ تمام انعام حاصل کرنے والوں نیز اس پروگرام کو کامیاب بنانے میں حصہ لینے والوں کو اپنی رحمتوں سے نوازے اور زیادہ سے زیادہ خدمات دینیہ بجا لانے کی توفیق بخشے۔

(حافظ محمود احمد ناصر۔ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ)

نصاب وظیفہ نواب مبارکہ بیگم

وظیفہ نواب مبارکہ بیگم کا امتحان ۱۶ راکتوبر ۱۹۸۲ء کو صبح ۸ تا ۱۱ بجے دفتر لجنہ مرکزیہ میں ہوگا نصاب درج ذیل ہے۔

۱۔ قرآن کریم: پارہ نمبر ۵ تا ۱۰ باترجمہ

۲۔ حدیث:۔ چہل احادیث باترجمہ زبانی یاد کریں۔ نیز چالیس جواہر پارے مع تشریح۔ پانچ ارکان اسلام۔ نماز باترجمہ اور صد سالہ جوبلی کا روحانی پروگرام۔

۳۔ کلام:۔ کشتی نوح از حضرت اقدس۔
درثمین کی نظم ؎ اسلام سے نہ بھاگو راہِ ہدیٰ یہی ہے .....
مکمل زبانی یاد کریں۔

۴۔ مضمون:۔ (۱) اسلام میں پردہ کی اہمیت
(۲) لجنہ اماء اللہ کی ابتدائی ۵ سالہ تاریخ۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ضروری گزارش

- قائدین مجالس و ناظمین مال خدام الاحمدیہ سے گزارش ہے کہ وہ چندہ مجلس خدام الاحمدیہ خدام بھائیوں سے شرح کیمطابق وصول کریں۔
- چندہ مجلس ماہ بماہ وصول کریں کیونکہ کئی ماہ گذرنے کے بعد یکدفعہ چندہ کی وصول مشکل ہو جاتی ہے۔
- جو رقم وصول ہو اسے ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ تک مرکز بھجوایا کریں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اطفال الاحمدیہ گوئی (آزاد کشمیر) کی سرگرمیاں

مجلس خدام الاحمدیہ گوئی کے زیر اہتمام اطفال الاحمدیہ گوئی کی باقاعدہ کلاس مسجد احمدیہ گوئی میں ہوتی ہے۔ مسجد احمدیہ کے مرکزی سنٹر کے علاوہ دو مزید سنٹر بھی ہیں جہاں ہر روز مختلف اوقات میں باقاعدہ کلاسیں ہوتی ہیں مکرم مولوی اللہ دتہ صاحب معلم وقفِ جدید بڑی محنت سے اور پیدل مسافت طے کر کے تمام سنٹروں میں جاتے ہیں اور بڑی محنت سے پڑھاتے ہیں۔ تمام سنٹروں میں اطفال کی حاضری سو فیصد ہے پچھلے عرصہ کی کچھ کوتاہی کو دور کر کے اب اطفال کی باقاعدہ حاضری کی طرف خصوصی توجہ دلائی جا رہی ہے۔ احمدی اطفال کے علاوہ پانچ غیر احمدی بچے بھی ہماری کلاس میں باقاعدگی سے آتے ہیں اور ہمارے مختلف پروگراموں میں بھرپور حصہ لیتے ہیں۔ اس کلاس میں اطفال کو قاعدہ یسرنا القرآن، قرآن کریم ناظرہ و باترجمہ پڑھایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ دس بچیاں بھی کلاس میں باقاعدہ شامل ہوتی ہیں۔

۹ رجولائی بروز جمعہ اطفال کے لیے ایک مقابلے کا اہتمام کیا گیا جس میں کل ۳۵ اطفال نے مقابلے میں حصہ لیا۔ حاضری سو فیصد تھی۔ کثیر تعداد میں خدام اور انصار نے بھی شمولیت کی اور نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے اطفال کو انعامات بھی تقسیم کئے گئے۔ بعد نماز جمعہ اجلاس کی باقاعدہ کارروائی شروع ہوئی۔ اجلاس کی صدارت مکرم مولوی اللہ دتہ صاحب نے کی۔ بچوں کے فرائض مکرم ماسٹر غلام رسول صاحب، مکرم ماسٹر محمد نصیر صاحب اور مکرم جمیل الدین صاحب نے ادا کئے۔ مکرم عبدالرحمٰن صاحب قائد ضلع نے اطفال کا عہد دہرایا اور تمام اطفال کو کلاس میں باقاعدہ شمولیت کی تلقین کے علاوہ ہر ماہ اسی قسم کے مقابلے کروانے کا وعدہ کیا اس کے بعد عام مقابلے شروع ہوئے جن میں دو غیر احمدی بچے بھی شامل تھے۔

تلاوتِ قرآن کریم کے مقابلہ میں ۲۳ اطفال نے حصہ لیا۔ اطفال نے مختلف سورتوں کی تلاوت کی۔ نظم کے مقابلہ میں ۱۴ اطفال نے شرکت کی۔ نظم کے بعد اذان کا مقابلہ ہوا جس میں ۲۲ اطفال نے حصہ لیا۔ تقریر کے مقابلہ کے موضوع تھے۔ وفات مسیح۔ صداقت حضرت اقدس جس میں دس اطفال نے شرکت کی۔ آخر میں دینی معلومات کا نہایت ہی دلچسپ مقابلہ ہوا جس میں ۱۴ اطفال نے شرکت کی۔ سوالات کتابچہ دینی معلومات سے لیے گئے تھے۔

کارروائی کے آخر میں مکرم مولوی اللہ دتہ صاحب نے ہر حصہ میں اول، دوم اور سوم آنے والے اطفال میں انعامات تقسیم کیے۔ اور اطفال کو محنت کرنے کی تلقین کی تاکہ جو آج انعام حاصل نہیں کر سکے اگلے مقابلے میں ضرور انعام حاصل کریں۔ یہ تمام مقابلے مسجد احمدیہ گوئی میں لاؤڈ سپیکر پر ہوئے اور تمام غیر احمدی احباب جنہوں نے کارروائی سنی بہت متاثر ہوئے۔

آخر میں صدر صاحب نے دعا کروائی اور اجلاس برخاست ہوا۔

(محمد صادق قائد مجلس گوئی)

اعلانِ نکاح

خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیز مکرم چوہدری وسیم احمد صاحب ابن چوہدری ناصر احمد صاحب کے نکاح کا اعلان مسجد احمدیہ فیصل آباد میں ۶ راگست کو محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع فیصل آباد نے عزیزہ شہناز افشاں بنت مکرم جاوید برکت صاحب سٹیشن ماسٹر ریلوے اسٹیشن نشاط آباد فیصل آباد کے ساتھ مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر فرمایا۔

احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لیے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

(بشیر احمد چوہدری ناصر احمد اینڈ سنز کنفکشنر محلہ کریم نگر متصل اسلام نگر فیصل آباد)

سالانہ صنعتی نمائش لجنہ اماء اللہ

لجنہ اماء اللہ کی سالانہ صنعتی نمائش اس سال بھی لجنہ ہال کی گیلری میں لگائی جائے گی۔ اپنے ہاتھ کی بنی ہوئی اشیاء لائیں نیز تھوڑی تعداد میں اپنے شہر کی خاص مصنوعات بھی نمونہ کے طور پر لائیں۔ (سیکرٹری نمائش لجنہ اماء اللہ)

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع مورخہ ۵۔۶۔۷ نبوت / نومبر ۱۳۶۱ ہش / ۱۹۸۲ء منعقد ہو رہا ہے ہر مجلس کی نمائندگی لازمی ہے

قائد عمومی
مجلس انصار اللہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلسِ شوریٰ انصار اللہ کیلئے تجاویز بیس ۲۰ ستمبر ۱۹۸۲ء تک مرکز میں پہنچ جانی چاہئیں

قائد عمومی
مجلس انصار اللہ مرکزیہ

مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع

مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع مورخہ ۱۵، ۱۶، ۱۷ اخاء ۱۳۶۱ ہش / اکتوبر ۱۹۸۲ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) ربوہ میں منعقد ہوگا۔

جس میں ہر مجلس کی نمائندگی لازمی ہے لہٰذا ابھی سے اس اجتماع کی تیاری شروع کر دیجئے خدا تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

(سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

نظامت مقامی حکومت و دیہی ترقی جھنگ

ٹنڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں کے لئے منظور شدہ ٹھیکیداران مقامی حکومت و دیہی ترقی جھنگ جنہوں نے سالِ رواں کے لئے اپنی رجسٹریشن فیس جمع کرا دی ہو، سے سربمہر ٹنڈر مورخہ ۲۲ اگست ۱۹۸۲ء بوقت ۱۲ بجے دوپہر تک ٹنڈر مطلوب ہیں۔ ٹنڈر فارم مورخہ ۲۱ اگست ۱۹۸۲ء بعوض مقررہ قیمت جاری کئے جائیں گے۔ جو کہ ڈیپازٹ کال بحق پروجیکٹ ڈائریکٹر مقامی حکومت و دیہی ترقی جھنگ پیش کرنے پر جاری کئے جائیں گے۔ کام کی تفصیلات (تشریحات و تصریحات) کسی بھی دن دفتر کے اوقات کار کے دوران ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔ بذریعہ ڈاک وتار ارسال کردہ ٹنڈر قابلِ قبول نہ ہوں گے۔ مشروط یا مشکوک ٹنڈر قابلِ غور نہ ہوگا۔ اگر تخمینہ جات میں کوئی تبدیلی بمطابق فنی منظوری کی گئی تو ٹھیکیدار پر ان کی پابندی لازمی ہوگی۔ زیر دستخطی کو حق حاصل ہے کہ وہ کسی ایک یا تمام ٹنڈر بغیر وجہ بتائے منظور یا منسوخ کر دے۔

نمبر شمار	نام کام	فرلانگ میل	تخمینہ لاگت	زرِ ضمانت	معیاد تکمیل
۱۔	پکائی منڈی شاہ جیونہ کری والا روڈ	۶ — ۱	۵,۰۴,۰۰۰/- روپے	۱۰,۱۰۰/- روپے	۶ ماہ
۲۔	" کوٹ مرزا لنک روڈ	۰ — ۲	۷,۶۰,۰۰۰/- "	۱۵,۲۰۰/- "	۵ ماہ
۳۔	" احمد پور سیال سمندرانہ روڈ	۰ — ۳	۸,۸۰,۰۰۰/- "	۱۷,۶۰۰/- "	۶ ماہ
۴۔	" ککی نو لنک روڈ	۲ — ۱	۳,۷۴,۰۰۰/- "	۷,۵۰۰/- "	۴ ماہ
۵۔	" شریف آباد کوٹ میالی روڈ	۵ — ۰	۲,۶۳,۰۰۰/- "	۵,۳۰۰/- "	۶ ماہ
۶۔	" جامعہ آباد امین پور روڈ	۰ — ۲	۷,۱۵,۰۰۰/- "	۱۴,۳۰۰/- "	۹ ماہ
۷۔	کام مٹی سب بیس۔ بیس و پکائی کوٹ علی شاہ روڈ	۰ — ۱	۵,۰۰,۰۰۰/- "	۱۰,۰۰۰/- "	۶ ماہ
۸۔	کام مٹی سب بیس بیس و پکائی جھنگ سٹی ریلوے سٹیشن روڈ	½ — ۰	۱,۲۰,۰۰۰/- "	۲,۴۰۰/- "	۴ ماہ
۹۔	تعمیر مرکز کمپلیکس بمقام (۱) حویلی شیخ راجو (۲) بڑانہ (۳) گڑھ جہلاجہ یا دربار سلطان باہو (۴) کانڈیوالہ	فی کمپلیکس	۲,۳۸,۰۰۰/- " فی کمپلیکس	۴,۸۰۰/- " فی کمپلیکس	۶ ماہ

IPL -5491

(سیدہ عابدہ حسین) پروجیکٹ ڈائریکٹر مقامی حکومت و دیہی ترقی جھنگ

ولادت

۲۴ جولائی کو اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہِ شفقت نومولود کا نام ناصر احمد تجویز فرمایا ہے۔

نومولود مکرم مولانا ظہور حسین صاحب مرحوم سابق مبلغ بخارا کا پوتا اور میجر عبدالرحمٰن صاحب مغل کا نواسہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی عمر دے، خادم دین بنائے، اسلام و احمدیت کا سچا خادم بنائے۔ آمین۔

(الحاج ملک کریم ظفر شکاگو۔ امریکہ)

درخواست ہائے دعا

- خاکسار کی بہن خالدہ عباسی گذشتہ کئی دنوں سے بخار اور جگر کی خرابی کی وجہ سے بیمار ہے اس کی صحت یابی کے لیے قارئین الفضل کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

(صفدر حسین عباسی مربی سلسلہ چکوال ضلع جہلم)

- میری اور میرے جملہ بچگان کی دینی و دنیاوی ترقیات کے لیے احباب کرام سے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

(محمد اسمٰعیل لقا پوری۔ ربوہ)

- میری والدہ صاحبہ محترمہ عصمت بی بی صاحبہ اہلیہ میر محمد الدین صاحب عرصہ تین چار ماہ سے بلڈ پریشر اور دوسرے عوارض کی وجہ سے بیمار ہے۔ آج کل بغرض علاج راولپنڈی میں مقیم ہیں۔ اگرچہ بیماری میں کسی قدر افاقہ ہے تاہم ابھی کمزوری اور بیماری کے کافی اثرات موجود ہیں۔ احباب سلسلہ سے ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لیے درخواست دعا ہے۔

(ایوب اقبال احمد لیکچرار گورنمنٹ کالج بھلوال)

- خاکسار آجکل بحالی ملازمت کے سلسلہ میں پریشانی سے دوچار ہے۔ احباب کرام سے اس پریشانی کے جلد دور ہونے کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

(عطاء اللہ مہر فنز یونتھر اسپیسٹ پوسٹ بکس ۴۷۷۔ ملتان)

اعلانِ دارالقضاء

مکرم محمد لئیق صاحب مکان ۱۱/۱۰ دارالرحمت غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ مکرمہ امۃ العزیز صاحبہ زوجہ حکیم محمد اسماعیل صاحب وفات پا گئی ہیں قطعہ ۱۲/۱۱ واقع محلہ دارالرحمت ربوہ میں سے نصف مرحومہ کے نام الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحومہ کے درج ذیل ورثاء بھی ہیں۔

۱۔ حکیم محمد اسمٰعیل صاحب خاوند مرحومہ (۲) محمد یوسف صاحب (۳) حافظ محمد یعقوب صاحب ۴۔ سعیدہ اسماعیل صاحبہ (۵) امۃ الرشید صاحبہ (۶) بشریٰ حبیب صاحبہ (۷) امۃ النصیر صاحبہ پسران و دختران مرحومہ۔

استدعا ہے کہ قطعہ مذکور ہم تمام وارثان کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو پندرہ دن کے اندر دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

دعائے نعم البدل

میرا اکلوتا بیٹا شہزاد نیازی مختصر سی بیماری کے بعد اچانک سی ایم ایچ کوہاٹ میں ۶ اگست ۱۹۸۲ء کو فوت ہو گیا۔ جنازہ ربوہ لایا گیا اور نماز عصر کے بعد تدفین عمل میں آئی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ ہمیں صبر عطا فرمائے اور اپنے فضل سے نعم البدل عطا فرمائے۔

(شریف خان نیازی پی۔ اے۔ ایف کوہاٹ)

بقیہ :۔ مانچسٹر

کے پیسے ادا کر کے خرید لئے اور بتایا کہ وہ اسکول کے ہر کلاس روم میں قرآن کریم رکھنا چاہتا ہے کیونکہ بائیبل اگر وہاں رکھی ہے تو قرآن کریم کیوں نہ رکھا جائے۔ اُسے قرآن کریم کے ساتھ اور بھی بہت سا لٹریچر مفت دیا گیا۔

ایک انگریز مسٹر ڈیوڈ کورڈ سے کچھ عرصہ سے دوستی ہے خط و کتابت کے ذریعے تبلیغ ہوتی ہے کچھ دن قبل اسے اسلامی اصول کی فلاسفی ارسال کی گئی تھی۔ اور کہا گیا تھا کہ وہ اسے پڑھ کر اس پر تبصرہ کرے اس ہفتہ اسکا جواب ملا جس میں اس نے تبصرہ کیا ہوا تھا اللہ تعالیٰ اس کی ہدایت کے سامان پیدا کرے۔

ہڈرز فیلڈ میں نماز جمعہ ادا کی اور نماز سے قبل خطبہ میں حضور کے خطبے کا انگریزی میں خلاصہ بیان کیا اور پھر اردو میں پڑھ کر سنایا۔

برمنگھم میں صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب کی تقریر سننے کے لئے دو کاروں پر ۱۰ احباب گئے بعد ازاں صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کے پاس بھی ان کی رہائش گاہ پر گئے۔ دونوں جگہ پر ایمان افروز واقعات سننے کا موقعہ ملا اور سب احباب نے بہت پسند کیا۔

بقیہ : یوم حضرت اقدس

ان کے بعد مکرم رفیق احمد صاحب قائد علاقہ نے خدام سے خطاب کیا۔ انہوں نے سب سے پہلے سیدنا حضرت اقدس کی مدح میں انڈونیشی زبان میں نظم پڑھ کر سنائی اس کے بعد انہوں نے ۲۳ مارچ کی اہمیت بیان کی اور بتایا کہ اس روز سیدنا حضرت اقدس نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بنیاد رکھی تھی اور بیعت لینے کا سلسلہ شروع کیا تھا آپ نے اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ ہم سب کا فرض ہے کہ ہم حضور اقدس کے دعا دی کو ہر شخص تک پہنچائیں۔

اس کے بعد خاکسار نے اپنی تقریر میں بتایا کہ زمانہ کی حالت اس بات کی متقاضی ہے کہ اس وقت کوئی ایسا انسان ضرور آنا چاہئے۔ جو خدا تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق لوگوں کی اصلاح کرے۔ چنانچہ خدائی ہدایت کے ماتحت حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے ایسے ہی مصلح ہونے کا دعوےٰ کیا اور آپ نے فرمایا ؎

وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

یعنی اگر خدا تعالیٰ مجھے نہ بھیجتا تو کسی اور کو ضرور بھیجتا کیونکہ زمانہ کی حالت اس کا تقاضا کر رہی ہے اس کے بعد دعا ہوئی اور اجلاس برخاست ہوا۔

اولاد کی تربیت کا ذریعہ

حضرت اقدس فرماتے ہیں۔

"خود نیک بنو اور اپنی اولاد کیلئے ایک عمدہ نمونہ نیکی اور تقویٰ کا ہو جاؤ اور اس کو متقی اور دیندار بنانے کے لئے سعی اور دعا کرو ..... پس وہ کام کرو جو اولاد کے لئے بہترین نمونہ اور سبق ہو اور اس کے لئے ضروری ہے کہ سب سے اوّل خود اپنی اصلاح کرو اگر تم اعلیٰ درجہ کے متقی اور پرہیزگار بن جاؤ گے اور خدا تعالیٰ کو راضی کر لو گے تو یقین کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد کے ساتھ بھی اچھا معاملہ کرے گا"

ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۰۹، ۱۱۰

(قیادت تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

درخواست دعا

میری والدہ محترمہ کئی دنوں سے بعض عوارض میں مبتلا ہیں۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ ان کو خدا تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے۔ اور ان کا بابرکت سایہ ہمارے سروں پر سلامت رکھے اور ہمیں جملہ پریشانیوں سے نجات دے۔ آمین۔

(منور احمد قریشی، قریشی پراپرٹی سنٹر ظفر الحق روڈ راولپنڈی)

حکومتِ گیمبیا کی طرف سے جماعتِ احمدیہ کی روحانی اور تعلیمی خدمات کا شاندار اعتراف

نصرت جہاں ہائی سکول گیمبیا میں تقسیم انعامات کی تقریب

ایگزیکٹو سیکرٹری شعبہ خواتین آف گیمبیا مسز دالفینا ڈی المائدہ (MRS. DALFINA D. ALMEIDA)

جماعت احمدیہ کے نصرت ہائی سکول کے چھٹے سال کی انعامی تقریب میں بطور معزز مہمان شریک ہوئیں تو آپ نے اساتذہ کو اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ وہ اپنے طلباء کے اخلاقی پہلوؤں کی تعمیر کی طرف خاص طور پر توجہ دیں۔ اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے معزز مہمان نے کہا کہ ملک آپ سے اس بات کی امید کرتا ہے کہ آپ والدین کے قائم مقام ہوتے ہوئے طلبا میں حسن سلوک قربانی امانت و دیانت محنت اور دوسروں کی بے لوث خدمت کا اعلیٰ ترین جذبہ اجاگر کریں گے۔

مسز المائدہ نے احمدیہ مشن کو ملکی تعلیمی منصوبہ کی تکمیل میں اہم کردار ادا کرنے پر خراجِ تحسین پیش کیا اور روحانیت کے میدان میں مشن جو شاندار کردار ادا کر رہا ہے اس کو بھی سراہا۔

مسٹر ایم ایم اقبال قائمقام پرنسپل نے اپنی سالانہ رپورٹ میں واضح کیا کہ گذشتہ تعلیمی سال نتائج کے لحاظ سے ہمارے لئے بہترین سال تھا۔

اس تقریب کی رپورٹ "گیمبیا نیوز بلیٹن" کی ۲ر جون ۱۹۸۲ء کی اشاعت میں انہی الفاظ میں شائع ہوئی (GAMBIA NEWS BELLETIN ۲ر جون ۱۹۸۲ء)

تقریب رخصتانہ و دعوت ولیمہ

خاکسار کے بیٹے عزیز نصیر احمد ناصر صاحب کوالٹی کنٹرول انسپکٹر شیزان لاہور کا نکاح ہمراہ عزیزہ مسرت عزیز صاحبہ بنت ملک عزیز احمد صاحب دارالنصر غربی ربوہ کے ساتھ ۲۶ر فروری ۱۹۸۱ء کو مبلغ ۱۰ ہزار روپے مہر پر مولوی محمد ابراہیم صاحب بھامڑی صدر محلہ نے مسجد اقبال میں پڑھا۔

یکم اگست ۱۹۸۲ء کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی اور ۲ر اگست کو خاکسار نے اپنے مکان واقع محلہ دارالنصر غربی میں دعوت ولیمہ کی جس میں مولوی محمد حسین صاحب اور محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے دعا کرائی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہم دونوں خاندانوں اور سلسلہ کے لئے مبارک کرے۔ آمین۔

(حکیم نذیر احمد نصرت دواخانہ، ضمون ربوہ)

عشرہ اصلاح وارشاد

۱۴ر تا ۲۴ر اگست ۱۹۸۲ء

مجالس خدام الاحمدیہ ۱۴ تا ۲۴ اگست عشرہ اصلاح وارشاد منائیں۔ جس میں

- "احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے" کتابچہ کا مطالعہ کیا جائے۔
- لائحہ عمل میں اصلاح وارشاد کی سکیم کے مطابق مثالی کام کیا جائے۔

جملہ قائدین، زعماء، ناظمین اور منتظمین اصلاح وارشاد سے درخواست ہے کہ اس عشرہ کو کامیاب بنائیں۔ دعائیں بھی کریں اور عشرہ خصوصی کی رپورٹ علیحدہ طور پر مرکز میں بھجوائیں۔

(مہتمم اصلاح وارشاد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضروری اعلان

مورخہ ۹ر اگست ۱۹۸۲ء کو بجلی بند ہو جانے اور پریس کی خرابی کی وجہ سے پرچہ بروقت شائع نہیں ہو سکا۔ اس تاخیر کی وجہ سے ادارہ الفضل معذرت خواہ ہے۔ (مینیجر الفضل۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah